

مدنی انعامات، راہِ نجات

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

نَوِیْتُ سُنَّتِ الْاَعْتِکَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حسابِ کتاب سے جلد نجات پانے والا شَخْصٌ وہ ہوگا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔^(۱)

چارہٗ بے چار گال پر ہوں دُرودیں صد ہزار

بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی یتنیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”زَیْنَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔^(۲)

۱... فردوس الاخبار، ج ۲/۳، حدیث ۸۲۱۰

۲... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیانِ سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضرور تائسمٹ سرک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُّوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیتیں

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: ﴿اِذْ عَلِمْنَا لَیْسَ عَلَی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمَةُ کُنُزِ الْاِیْمَان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 3461) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”یَلْعَنُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اَیَّۃً“^(۱) یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مُشْکِلِ الْاَفَاظ بولتے وقت دل کے اِخْلَاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلَیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علا قائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَعْبَتِ دِلَاوَلں گا۔ ❀ تہنّہ لگانے

اور لگو انے سے بچوں گا۔ ﴿نَظَرَ كِي حَفَاطَتِ كَاذِبِنَ بَنَانِ كِي خَاطِرِ حَتَّى الْاِمْكَانِ نَگَايِنِ نِچِي رَكْهُونِ گَا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عبادت گزار تھا۔ وہ رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھوم پھر کر کچھ اشیاء لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نفس کا محاسبہ (فکرِ مدینہ) کرتے ہوئے کہتا: ”اے نفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔“ ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیاء بیچنے کے لئے صدالگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حسین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشق ہو گئی اور اُسے بہانے سے محل کے اندر بلا لیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! امیر اداں تمہاری طرف مائل ہو چکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور رَزَقِ بَرَقِ لباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تمہیں ریشمی لباس اور بہت سامان دوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نفس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نفس کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: ”اے نفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر“ پھر اس عورت کو جواب دیا: ”مجھے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔“ وہ عورت کہنے لگی: ”تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔“ اس شخص نے پھر کہا: ”اے نفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔“ اور نجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: ”مجھے مہلت دو کہ میں وضو کر کے دو رکعتیں ادا کر لوں۔“ اجازت ملنے پر اس نے وضو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس (20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کرنے لگا: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں طویل عرصے سے تیری عبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا

فرما۔ ”یہ کہہ کر وہ چھت سے کود گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا: ”جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میرے عتاب (یعنی میری ناراضی) کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔“ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لیا اور زمین پر بٹھا دیا۔⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اعمال کے احتساب کا معمول بنالیتا ہے تو اس کی یہ اچھی عادت اسے گناہوں سے بچانے میں معاون ثابت ہوتی ہے جیسا کہ اس حکایت سے پتا چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کے اُس نیک شخص کا دل جیسے ہی گناہ کی طرف مائل ہونے لگا، خود احتسابی کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جملہ نکلا: ”اے نفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔“ اور پھر اُس پر خوفِ خدا ایسا غالب ہوا کہ وہ الزمِکابِ گناہ (یعنی گناہ کرنے) سے بچ گیا نیز یہ بھی پتا چلا کہ مشکل وقت میں نیک اعمال ہی انسان کے کام آتے ہیں، بسا اوقات اعمالِ صالحہ کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی مدد حاصل ہوتی ہے کہ بڑی سے بڑی مُصِیبت آسان ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب اُس نیک شخص نے گناہ سے جھٹکارا پانے کے لئے اپنی عبادات کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے چھت کی بلندی سے چھلانگ لگائی تو مددِ الہی کی وجہ سے جانی ہلاکت و جسمانی مُصِیبت سے محفوظ رہا۔ یاد رہے کہ ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں۔ بہر حال ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے خود کو گناہوں سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال بجالائیں، نیک اعمال کی وجہ سے نہ صرف مددِ الہی حاصل ہوتی ہے بلکہ دُنیا و آخرت کی بے شمار سعادتیں بھی نصیب ہوتی ہیں، علاوہ ازیں نیکیاں گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ بھی ہیں، قرآن کریم میں جا بجا اعمالِ صالحہ کے فضائل بیان کر کے

اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ آئیے اس ضمن میں تین (3) فرامینِ خداوندی سنتے ہیں:

پارہ 24 سُورَةُ الْحُجَّةِ کی آیت نمبر 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ
عَظِيمٌ ﴿٨﴾ (پ ۲۴، حم السجدة: ۸)

تَرْجُمَہُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لئے بے انتہا ثواب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ
هُمْ خَيْرٌ النَّاسِ ﴿٦﴾ جَزَاءُ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ
عَدْنٍ يَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ﴿٨﴾

تَرْجُمَہُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صلہ اُن کے رَبِّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ (پ ۳۰، البینۃ: ۸-۷)

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْرِكُنَ السَّيِّئَاتِ ﴿١٢﴾
تَرْجُمَہُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (پ ۱۲، ہود: ۱۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن خوش نصیبوں کو اس قدر ثواب عطا فرماتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں نیز جتنی باغات اُن کا ٹھکانا بنتے ہیں اور کرم بالائے کرم یہ کہ نیک اعمال کی وجہ سے اُن کی برائیاں بھی مٹا دی جاتی ہیں، لہذا ہمیں چاہئے کہ زندگی کو موت سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور فراغت کو مصروفیت سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے آخرت کے لئے نیکیوں کا خوب خوب ذخیرہ اکٹھا کریں اور گناہوں سے بچتے ہوئے اخلاص و استقامت کے ساتھ جنت میں لے جانے والے اعمال میں مصروف رہیں۔

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم، نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کر لو اور مَشْعُورِیَّت سے پہلے نیک اَعْمَال کرنے میں جلدی کر لو اور کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے اور پوشیدہ اور ظاہری طور پر صَدَقہ کرنے کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا رابطہ جوڑ لو تو تمہیں رِزْق دیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہارے نُفُصَان کی تلافی کی جائے گی۔^(۱)

سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس حدیث پاک میں بھی فکرِ آخرت اور اَعْمَالِ صالحہ کی ترغیب دلاتے ہوئے رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نیک اَعْمَال کرنے والوں کو رِزْق کی فراوانی اور مُشْکَلَات کی آسانی کی بشارت عطا فرمائی ہے، لیکن یاد رکھئے کہ اِسْتِثْنَاء کے ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے لئے اپنے اَعْمَال کا اِحْتِسَاب کرنا نہایت ضروری ہے، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اَعْمَال کے اَکْثَام پر سنجیدگی سے غور کرے کہ جو کچھ میں کرتا ہوں یا کر رہا ہوں یا پھر کرنا چاہتا ہوں، وہ میری آخرت کے لئے مُفید ہے یا نُفُصَانِ دہ؟ یقیناً جو مُسْلِمَانِ اِحْتِسَابِ اَعْمَال اور فکرِ آخرت کی عادت بنالے گا اس کے کردار و کُفْتَار میں رفتہ رفتہ نکھار آجائے گا اور اس کی آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِحْتِسَابِ اَعْمَال کی اِفَادِیَّت و اَہْمِیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن و حدیث میں باقاعدہ اس کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 28 سُورَةُ الْحَشْد کی آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ^ج (پ ۲۸، الحشر: ۱۸)

جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ اپنا مُحَاسَبہ کر لو اس سے پہلے کہ تمہارا مُحَاسَبہ کیا جائے

اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اعمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔^(۱)

احادیثِ کریمہ میں رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی بارہا اعمال کا محاسبہ کرنے کی ترغیب دلائی ہے، آئیے اس ضمن میں تین (۳) فرامینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے ہیں:

إِحْتِسَاب (فکرِ مدینہ) کے متعلق تین (۳) فرامینِ مُصْطَفٰی

1. إِذَا هَمَّ بِأَمْرٍ فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهُ فَإِنْ كَانَ رُشْدًا فَاْمُضْ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَيًّا فَارْتَدِّهِ عَنْهُ یعنی جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے انجام کے بارے میں غور کر لو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گزرو اور اگر اس کا نتیجہ غلط ہو تو اس سے باز رہو۔^(۲)

2. عَقِّلْ مَنَدَكَ لِمَنْ سَاعَتٌ أَيْسَىٰ هَوْنِي چاہئے جس میں وہ اپنے نَفْس کا محاسبہ کرے۔^(۳)

3. فِكْرَةُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً (اُمُورِ آخِرَت میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا ساٹھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔^(۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں احتساب کی کس قدر ترغیب دلائی گئی ہے، لہذا اگر ہم آخرت کی سُرْخُروئی چاہتے ہیں تو ہمیں اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم نے اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے کتنی نیکیاں کیں، بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے روزانہ بلاناغہ فکرِ مدینہ (محاسبہ و غور و فکر) کرنے کی عادت بنائے، ورنہ کہیں

1... تفسیر ابنِ کثیر، پ ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۸، ۱۰۶/۸

2... کنز العمال، ۱۰۱/۳، حدیث: ۵۶۷۶

3... شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ و شکرہا، فصل فی فضل العقل، ۱۶۴/۴، حدیث: ۴۶۷۷، مختصراً

4... کنز العمال، ۴۸/۳، حدیث: ۵۷۰۷

ایسا نہ ہو کہ یونہی غفلت کی حالت میں ہمیں مَوْت آجائے اور ہمارے دامن میں پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔

فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں احتسابِ اعمال یا مُحاسبہ ہی کو ”فکرِ مدینہ“ کہا جاتا ہے۔ فکرِ مدینہ سے مراد یہ ہے کہ انسان اُخروی اعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فکر کرے، پھر جو کام اُس کی آخرت کے لئے نَفْضَانِ دہ ثابت ہو سکتے ہوں، اُن کی اصلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخروی اعتبار سے نَفْعِ بَخْشِ نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اقدامات کرے۔ استقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے سے خوب خوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نہایت استقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا مُحاسبہ) کیا کرتے تھے اور اس سے کسی صورت بھی غفلت اختیار نہ کرتے۔ چنانچہ،

دن بھر فکرِ مدینہ

حضرت سَیدنا محمد بن واسِع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اہلِ بَصْرہ میں سے کسی شخص نے حضرت سَیدنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کے بعد اُن کی زوجہ مُختَرِمہ سے اُن کی عبادت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: وہ دن بھر گھر کے ایک کونے میں (آخرت کے بارے میں) غور و فکر کرتے رہتے تھے۔^(۱)

ہر دم فکرِ مدینہ

منقول ہے کہ حضرت سَیدنا حَسَن بَصْرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیس (40) برس تک نہیں ہنسے۔ راوی

کہتے ہیں کہ میں جب بھی ان کو بیٹھے ہوئے دیکھتا، یوں معلوم ہوتا گویا ایک قیدی ہیں جسے گردن اڑانے کے لئے لایا گیا ہو اور جب گفتگو فرماتے تو انداز ایسا ہوتا گویا آخرت کو آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر اُس کے احوال بتا رہے ہوں اور جب خاموش رہتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا اُن کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے۔ جب اُن سے اس قدر غمگین و خوف زدہ رہنے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے بعض ناپسندیدہ اَعمال کو دیکھ کر مجھ پر غضب فرمایا اور یہ فرمادیا کہ ”جاؤ! میں تمہیں نہیں بخشتا“ تو اس صورت میں میرے تمام اَعمال ضائع ہو جائیں گے؟^(۱)

نفس کے محاسبہ کا نوکھا طریقہ

حضرت سیدنا ابراہیم تیمی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے یہ تصوّر باندھا کہ میں جَنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اُس کی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں اور خوروں سے ملاقات کر رہا ہوں، اس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جہنّم میں ہوں اور آگ کی زنجیروں میں جکڑا ٹھوہڑ (کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور دَوّ خِیوں کا پیپ پی رہا ہوں۔ پھر میں نے اپنے نفس سے پوچھا: بتا! اب تُو کیا چاہتا ہے؟ میرے نفس نے جواب دیا، میں دُنیا میں واپس جانا چاہتا ہوں تاکہ نیکیاں کر سکوں۔ میں نے کہا: جا تیری خواہش پوری کی جاتی ہے، لہذا نیکیاں کر لے۔^(۲)

روزانہ فکرِ مدینہ

حضرت سیدنا عطاء سُلَی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جنہوں نے خوفِ خدا کی وجہ سے چالیس (40) سال تک آسمان کی طرف نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی نے اُنہیں مسکراتے ہوئے دیکھا، اِن کے بارے میں منقول

۱... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، ۲/ ۲۳۱

۲... مکاشفۃ القلوب، الباب الثمانون فی بیان المحبۃ... الخ، ص ۲۶۵

ہے کہ آپ روزانہ اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرماتے: اے نفس! تو اپنی حد میں رہ اور یاد رکھ! تجھے قبر میں بھی جانا ہے، پل صراط سے بھی گزرنا ہے، دشمن (یعنی آنکڑے) تیرے ارد گرد موجود ہوں گے جو تجھے دائیں بائیں کھینچیں گے، اس وقت قاضی، رب تعالیٰ کی ذات ہوگی اور جیل، جہنم ہوگی جبکہ اس کے داروغہ سیدنا مالک (عَلَيْهِ السَّلَام) ہوں گے، اُس دن کا قاضی (مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ) نالِ انصافی کی طرف مائل نہیں ہوگا اور نہ ہی داروغہ کوئی رشوت قبول کرے گا اور نہ ہی جیل توڑنا ممکن ہوگا کہ تو وہاں سے فرار ہو سکے، قیامت کے دن تیرے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے، یہ بھی نہیں معلوم کہ فرشتے تجھے کہاں لے جائیں گے، عزّت و آرام کے مقام جنت میں یا حسرت اور تنگی کی جگہ جہنم میں، (یوں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ فکرمَدینہ کرتے رہتے) اس دوران آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کی چشمانِ مبارک سے آنسو بھی بہتے رہتے۔⁽¹⁾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَتُ اللّٰهِ الْبَیِّنِہ میں فکرِ مدینہ کا جذبہ کس قدر کُٹ کُٹ کر بھرا ہوا تھا، اُن مبارک ہستیاں کے نزدیک فکرِ مدینہ (یعنی اپنا حاسبہ کرنے) کی کس قدر اہمیت تھی کہ ہر وقت اپنے اعمال کے بارے میں مُتَفَكِّر (فکر مند) رہتے کہ نہ جانے ہمارے یہ اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہو کر ہماری مَنفَعَت کا ذریعہ بنیں گے یا مَرَدود ہو کر ہماری ہلاکت کا سبب ثابت ہوں گے۔ ذرا سوچئے کہ جب یہ مقبولانِ بارگاہ اس قدر استقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کیا کرتے تھے تو ہم گناہ گاروں کو فکرِ مدینہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ فکرِ مدینہ کرنے کی اِفاذِیَّت اور نہ کرنے کے نقصان کا اندازہ اس مثال سے لگائیے کہ جس طرح دُنیوی کاروبار سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب کاروباری بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصْل سرمایہ بھی محفوظ رہے۔ اس مقصد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) میں حساب کتاب کو روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ یا سالانہ کی بنیاد پر

تقسیم کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فکر کرتا ہے بلکہ اُس کو تحریر بھی کرتا ہے اور مختلف طریقوں سے اُس کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے، نیز جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے اُسے دُرُشت کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بنتی نظر آئے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری معاملات کا محاسبہ نہ کرے تو اکثر اوقات اُسے نفع حاصل ہونا تو دُرِکنار، اُلٹا نُقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اگر اس نُقصان کے بعد بھی وہ ”خوابِ خرگوش“ (یعنی غفلت کی گہری نیند) سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصَل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص ”کاروبارِ آخرت“ میں نفع کمانے کا آرزو مند ہو اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمَال پر غور کرے، جو اَعْمَال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحْتِسَاب جاری رکھے گا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کامیابی سے ہمکنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے داخلِ جَنّت ہونا نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کی بجائے ”خوابِ غفلت“ کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ دُخولِ جَهَنّم (جہنّم میں داخلہ) کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ (وَالْعِيَادُ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسمان اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے حوالے سے ہماری جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تحسین اور لائقِ عمل ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پُرِفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مُشْتَمِل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مدنی انعامات“ بصورتِ سؤالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طلبہ علمِ دین کے لئے 92، دینی طالبات کے لئے 83، مدنی مَنُوں اور مَنیوں کے لئے 40 اور خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مدنی انعامات ہیں۔ مدنی

انعامات کا یہ عظیم تحفہ نہ صرف اَہْلَافِ رَحْمَتِ اللہ تَعَالٰی کی یاد دلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں نیز تنہائی میں مدنی انعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سوالات کے جوابات میں خود ہی ”ہاں“ یا ”نا“ کے ذریعے اپنے اعمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غلطیوں کو سدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مدنی انعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود احتسابی کی عدالت میں حاضر کر کے ہمارے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اصلاح و نجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مدنی انعامات جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بد حالی ملاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اصلاح کا ایک انوکھا طریقہ اختیار فرمایا، تاکہ ہم روزانہ وقت مُقرر کر کے فکرِ مدینہ (خود احتسابی) پر اِستِقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ روزانہ سونے سے پہلے ”فکرِ مدینہ“ کرتے ہوئے مدنی انعامات کے پاکٹ (جیبی) سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے بَیْزِ رِج (آہستہ آہستہ) دُور ہوتی چلی جاتی ہیں نیز پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔

مدنی انعامات کی بھی مَرَحَبَا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

راہِ نجات کا بہترین ذریعہ

مدنی انعامات کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ نجات کی راہ پر چلنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں تو

شاید بے جا (غلط) نہ ہو گا، کیونکہ ان میں سے بعض مدنی انعامات فَرَاغ پر، بعض واجبات پر اور بعض سُنُّن و مُسْتَحَبَّات پر مُشْتَمِل ہیں اور یقیناً یہ تمام کام اُخروی نجات کا باعث اور جہنّم سے بچا کر جنت تک پہنچانے والے ہیں، آئیے ان میں سے چند مدنی انعامات کے بارے میں سنتے ہیں مثلاً:

❁ سب سے پہلا مدنی انعام ہے کہ ”کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی؟“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عمل کی قبولیت کے لئے ثوابِ آخرت کی نیت نا گزیر (یعنی ضروری) ہے چنانچہ پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل کی اُنیسویں (19) آیت مبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ﴿١٩﴾
(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۹) ٹھکانے لگی۔

اس آیت مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عمل کی قبولیت کے لئے تین (3) چیزیں درکار ہیں: (1) طالبِ آخرت ہونا یعنی نیتِ نیک (اچھی نیت ہو) (2) سعی (کوشش کرنا) یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا (3) ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔

احادیثِ کریمہ میں بھی نیت کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ آئیے اس ضمن میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰی سنتے ہیں:

1. سچی نیتِ عرش سے چمٹ جاتی ہے پس جب کوئی بندہ اپنی نیت کو سچا کر دیتا (یعنی اپنی نیت کے مطابق

- عمل کرتا) ہے تو عَزَّ ش ہلنے لگ جاتا ہے پھر اس بندے کو بخش دیا جاتا ہے۔^(۱)
2. اللہ عَزَّ وَجَلَّ آخرت کی نیت پر دُنیا عطا فرمادیتا ہے، لیکن دُنیا کی نیت پر آخرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔^(۲)
3. اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔^(۳)
- آخری حدیث کے بارے میں شارحِ بخاری حضرت مُفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اعمال کا ثواب نیت ہی پر (موقوف) ہے، بغیر نیت کسی ثواب کا استحقاق (اس۔ تح۔ قاق) نہیں۔^(۴)
- اچھی اچھی نیتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندہ مُخلص بنا، کر عفو میری ہر خطا^(۵)
- میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے نیت کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوئی، لہذا ہمیں بھی حصولِ ثواب کی خاطر ہر جائز و نیک کام سے قبل اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں تاکہ اس کی برکت سے ہمارے نامہ اعمال میں آجر و ثواب کا ذخیرہ اکٹھا ہوتا رہے۔
- ❀ اسی طرح ایک مدنی انعام یہ ہے کہ ”کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں بکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟“

۱... تاریخ بغداد، ۱۲/۴۴۴، حدیث: ۶۹۲۶

2... الزُّہد لابن مبارک، ص ۹۳ حدیث ۵۴۹

3... بخاری ۶/۱ حدیث: ۱

4... نہضۃ القاری ۱/۷۷

5... نیکی کی دعوت، ص ۹۳

اس مدنی انعام کے بارے میں تو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”نیک بننے کا نسخہ“ میں فرماتے ہیں: ”صرف اس ایک مدنی انعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اس کا بیڑا پار ہو جائے۔“

سابقہ گناہ معاف

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو دو (2) رُکعت نماز پڑھے، اُن میں سہو (غَلْطی) نہ کرے تو جو گناہ پہلے ہوئے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعَاف فرمادیتا ہے۔⁽¹⁾

سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے! دو (2) رُکعت کی جب یہ فضیلت ہے تو جو شخص پانچوں نمازیں اور وہ بھی باجماعت ادا کرنے لگ جائے تو اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔

27 درجے بڑھ کر

حضرت سَیِّدُنَا عَبْدِ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نمازِ باجماعت، تنہا نماز سے 27 درجے بڑھ کر ہے۔⁽²⁾

جہنم سے آزادی

مزید اس مدنی انعام میں تکبیرِ اولیٰ کا بھی ذکر ہے۔ اس کی فضیلت حدیثِ پاک میں یہ بیان کی گئی ہے کہ جو مسجد میں چالیس (40) راتیں باجماعت نمازِ عشاء اس طرح پڑھے کہ پہلی رُکعت فوت نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔⁽³⁾

سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صرف چالیس (40) دن تک عشاء کی نماز تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی جب

1... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الانصار، ۱۶۲/۸، حدیث: ۲۱۷۴۹

2... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة۔ الخ، ص ۳۲۶، حدیث: ۲۵۰

3... سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب صلاة العشاء والفجر فی جماعة، ۴۳۷/۱، حدیث: ۷۹۸

یہ فضیلت ہے تو زندہ رہ جانے کی صورت میں زندگی بھر پانچوں نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کا کیا مقام ہو گا۔

مسجد کی حاضری

اس ”مدنی انعام“ میں چونکہ نمازِ باجماعت کی ترغیب دلائی گئی ہے اور نمازِ باجماعت عموماً مسجد ہی میں ادا کی جاتی ہے، لہذا اس مدنی انعام پر عمل کرنا صُبح و شام مسجد کی حاضری کا ذریعہ بھی ہے جو کہ عین سعادت ہے: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَدَاَ إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ، جَوْشَنُ صُبح و شام مسجد میں جائے تو جتنی مرتبہ بھی جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جَنّت میں مہمانی تیار فرمائے گا۔^(۱)

پہلی صف

اس مدنی انعام میں پہلی صف میں نماز پڑھنے کی بھی ترغیب دلائی گئی ہے، جس کے مُتَقَلِّق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے میں کتنا اجزّ ہے اور پھر انہیں قُرْآنِ اندازی کے بغیر یہ سعادتیں حاصل نہ ہوں تو ان کی خاطر ضرور قُرْآنِ اندازی کریں گے۔^(۲)

غُصّہ پینے اور درگزر سے کام لینے والا مدنی انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نمازِ باجماعت ادا کرنے والے اس ایک مدنی

۱... مسلم، کتاب المساجد... الخ، باب المشی الی الصلاة... الخ، ص ۳۳۶، حدیث: ۶۶۹

۲... مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتها... الخ، ص ۲۳۱، الحدیث: ۴۳۷

انعام پر عمل کرنا کس قدر آخر و ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح ایک مدنی انعام یہ بھی ہے کہ ”کیا آج آپ نے کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ سادھ کر غصے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟“ نیز درگزر سے کام لیا یا انتقام کا موقع ڈھونڈتے رہے؟“ اب اس مدنی انعام پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ معاشرے میں اُمن و امان قائم کرنے اور فتنہ و فساد کو جڑ سے اُکھڑ دینے کا یہ کتنا زبردست طریقہ ہے ظاہر ہے کہ جب ہر شخص اپنے اندر سے انتقام کی آگ کو بجھا دے گا اور مُعاف کر دینے اور صبر کرنے کا جذبہ پائے گا تو فتنے فسادات اور لڑائی جھگڑوں کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا اور یوں ہمارا معاشرہ اُمن کا گہوارہ بن جائے گا۔ اس مدنی انعام میں عفو و درگزر سے کام لینے کی بھی ترغیب دلائی گئی ہے، عفو و درگزر کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی خطا و قصور سرزد ہو جائے یا وہ ہم پر ظلم و زیادتی کر بیٹھے یا کسی بھی طرح ہمیں ایذا پہنچائے تو بدلہ و انتقام لینے یا اُسے جلی کٹی سنا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے بجائے ہم اس کو رضائے الہی کے لئے مُعاف کر دیں۔ غصہ پی جانا اور لوگوں کو مُعاف کر دینا بہترین خصلت اور نفسِ عادت ہے۔ پارہ 1 سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت نمبر 109 میں ارشادِ خداوندی ہے:

فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا (پ، البقرة: 109) تَرْجَمَةُ کنز الایمان: تو تم چھوڑو اور درگزر کرو۔

سرکارِ مَدِیْنَةُ مَنُوْرَہ، سُلْطَانِ مَکَّہ مَکْرَمَہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو غصہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اُس کے دل کو اپنی رِضا سے بھر دے گا۔⁽¹⁾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہِ دُوسروں کو ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ خود بھی ذاتی معاملات میں عفو و درگزر سے کام لیتے ہیں نیز تحدیثِ نعت کے لئے ارشاد فرمایا کرتے ہیں کہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے اندر انتقام کا جذبہ نہیں پاتا“ اے کاش! ہم بھی بے جا

غصے، جذباتی پن اور اپنی ذات کی خاطر انتقام لینے سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اِمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ
الْاَکْمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیْہِہِ مدنی انعام نمبر 6 میں سلام کو عام کرنے کی عادت بنانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟

اسلام کا بہترین عمل

سلام کے حُسن و خوبی کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ سلام، اسلام کا بہترین عمل ہے نیز کسی شخص کا سلام کرنا ایسا ہے جیسے اُس نے صدقہ دیا ہو، سلام گناہوں کی بخشش و معافی کا ذریعہ بھی ہے اور دخولِ جنت کا سبب بھی، ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: اسلام کا سب سے بہترین عمل کون سا ہے؟ فرمایا: کھانا کھانا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔^(۱) ایک موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے^(۲) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جو مسلمان بیس (20) مسلمانوں کو سلام کرے، اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔^(۳) نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کوئی سے بھی دو (2) مسلمان ملاقات کرتے ہیں، پھر دونوں مضافہ کرتے ہیں تو اُن دونوں کے الگ ہونے سے پہلے ہی اُن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔^(۴) حضرت سَیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی

۱... بخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، ۱/۱۶، حدیث: ۱۲

۲... جامع العلوم والحکم، ۱/۲۳۵

۳... کنز العمال، کتاب الصحبة، الباب الرابع، الجزء ۹، ۵/۵۱، حدیث: ۲۵۲۸۲

۴... مشکاة المصابیح، کتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، ۲/۱۶۹، حدیث: ۲۶۷۹

ہے، انہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چار (4) رُکعت دوپہر سے پہلے پڑھے تو گویا اُس نے اِن رُکعتوں کو شبِ قدر میں پڑھا اور دو (2) مُسلمان جب مُصافحہ کرتے ہیں تو اُن کے سب گناہ جھڑ جاتے ہیں کوئی گناہ باقی نہیں رہ جاتا۔⁽¹⁾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! کہ بیان کردہ احادیث میں جہاں تمام گناہوں کے مُعاف ہونے کا ذکر ہے، اُس سے مُراد صَغِيرَة (یعنی چھوٹے) گناہ ہیں کیونکہ کَبِيرَة (یعنی بڑے گناہ) تو پچھئی توبہ کئے بغیر اور اسی طرح صاحبِ حق سے حق مُعاف کرائے بغیر مُعاف نہیں ہوتے۔ بہر حال سلامِ نبیوں کے امام، خیرُ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی میٹھی میٹھی سُنّت ہے کہ اِس کے ذریعے باہمی نفرت و عداوت ختم ہوتی اور آپس میں دوستی اور محبّت کی فضا قائم ہو جاتی ہے، لہذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِن احادیثِ کریمہ سے ملنے والے رنگ برنگے مدنی پھولوں کی روشنی سے سلام کو عام کرنے والے مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے بلا امتیاز ہر مُسلمان کو سلام کریں، خواہ اُس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو، اسی طرح جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو بھی سلام کریں۔ آج کل عام طور پر لوگ گھر کے باہر تو کسی حد تک ایک دوسرے کو سلام کر لیتے ہیں مگر گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام نہیں کرتے، بلکہ خاموشی سے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں، یہ طریقہ سُنّت کے خلاف ہے جبکہ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کرنا سُنّت بھی ہے اور باعثِ خیر و برکت بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ان مدنی انعامات پر عمل کی کیسی برکتیں ہیں کہ ان کے ذریعے جہاں فرائض و واجبات پر استقامت حاصل ہوتی ہے، وہیں اپنے اندر پائی جانے والی کئی ایک معاشرتی اور اخلاقی خامیوں (یعنی کمزوریوں) کو دُور کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ یہ تو چند ایک مدنی

انعامات کی برکات کے بارے میں ہم نے سنا، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ تمام کے تمام مدنی انعامات اپنے اندر کس قدر رحمتیں اور برکتیں لئے ہوئے ہیں۔ لہذا اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار، سچے عاشق رسول اور باعمل مسلمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات ضرور اپنانے چاہئیں، یہ مدنی انعامات راہِ نجات اپنانے اور نیک بننے کا بہترین مدنی نسخہ ہیں اور بالخصوص گناہوں کے مرض کے لئے تریاق (دوا) ثابت ہوتے ہیں۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے مدنی انعامات سے پیار ہے۔ فرماتے ہیں: اگر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر بَصْمِیْمِ قَلْب (سچے دل سے) اِن کو قبول کر کے اِن پر عمل شروع کر دیا تو آپ جیتے جی بہت جلد اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ سکونِ قَلْب نصیب ہو گا، باطن کی صفائی ہو گی نیز خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰی کے چشمے آپ کے قَلْب سے پھوٹیں گے۔ اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مدنی انعامات پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے حُصُول کا ذریعہ ہے، لہذا شیطان آپ کو بہت سُستی دلائے گا، طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دل نہیں لگ پائے گا مگر آپ ہمت مت ہاریے گا، اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے چند مزید مدنی انعامات کے مُخْتَصَر اَفْصَاح سننے ہیں تاکہ ہمارے دل میں نفس و اعمال کا محاسبہ کرنے کی مزید رَغْبَت پیدا ہو سکے چنانچہ ۞ اِن مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام تمام گناہوں سے توبہ کرنے والا بھی ہے۔ توبہ کرنے والوں کے بارے میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سارے انسان خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں سے بہتر وہ

ہیں، جو توبہ کر لیتے ہیں۔^(۱) اسی طرح تہجد ادا کرنے والے مدنی انعام کی اہلیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ رسول اکرم، نورِ مجتہم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔^(۲) ایک مدنی انعام مغرب کے بعد ادا کئے جانے والے اذان کے نوافل کے بارے میں بھی ہے۔ ان کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ (۶) رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو یہ چھ (۶) رکعتیں بارہ (۱۲) سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔^(۳) چاشت کے نوافل ادا کرنے والا مدنی انعام بھی زبردست فضیلت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جناب صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے اے ابنِ آدم! تو شروع دن میں چار (۴) رکعتیں ادا کرنے سے عاجز نہ ہو، میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔^(۴) جھوٹ سے بچنے والے مدنی انعام پر عمل کرنا بھی جنتی گھر کے حصول کا ذریعہ ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اُس کے لئے جنت کے کنارے ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور جھوٹ ترک کرنے والے کو جنت کے وسط میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اگرچہ وہ مزاح (خوش طبعی) کے طور پر جھوٹ بولتا ہو اور اچھے اخلاق والے کو جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔^(۵) غیبت سے بچنے والے مدنی انعام پر عمل کرنا قربِ مضطفیٰ کے حصول کا ذریعہ ہے۔

سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جس کا مال کم ہو اور اہل و عیال زیادہ ہوئے اور نماز اچھی ہوئی اور اُس نے مسلمانوں کی غیبت نہ کی، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو میرے ساتھ

۱... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبہ، ۴/۲۹۱، حدیث: ۲۲۵۱

۲... مسلم، کتاب الصیام، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۶۳

۳... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ... الخ، باب ماجاء فی الست رکعات... الخ، ۲/۴۵، حدیث: ۱۱۶۷

۴... السنن الکبریٰ، ۱/۷۷، حدیث: ۴۶۸

۵... ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۸۰۰

اس طرح ہو گا جیسے یہ دو (2) انگلیاں ہیں۔⁽¹⁾ مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ میں قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے والے مَدَنی انعام پر عمل کرنا بھی عَمَلٌ بِسَبِيلِ سَعَادَتِ ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے ہیں اور خَوَاص میں شامل ہیں۔⁽²⁾ مختلف اَوْرَاد و وظائف پڑھنے والا مَدَنی انعام جو کہ ذِکْر و اذکار کی تَرْغِیْب پر مُشْتَمِل ہے۔ ذِکْر کی فضیلت کے بارے میں حدیثِ قُدْسِی میں آتا ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے: جب میرا بندہ میرا ذِکْر کرتا ہے اور اُس کے ہونٹ میرے لئے ہلکتے ہیں تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں۔⁽³⁾ پیر کے دن روزہ رکھنے والے مَدَنی انعام پر عمل کرنا بھی حدیثِ پاک کی رُو سے پَسَنْدِیدَہ عمل ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: پیر اور جُمُعرات کے دن اَعْمَالِ پِیش کئے جاتے ہیں، لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پِیش کیا جائے تو میں روزے دار ہوں۔⁽⁴⁾ مریض کی عیادت کرنے والا مَدَنی انعام بھی نہایت اَہْمِیَّت کا حامل ہے کیونکہ مُحْسِنِ اِنْسَانِیَّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک مُنَادِی (اعلان کرنے والا) آسمان سے نِدا (اعلان) کرتا ہے کہ خوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مُبَارک ہے اور تُو نے جَنَّت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا ہے۔⁽⁵⁾

مَدَنی انعامات کی برکات

1... مجمع الزوائد، کتاب الزہد، باب فی من قَلَّ مالہ وکثرت عیالہ، ۴۴۹/۱۰، حدیث: ۸۶۸۸

2... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمہ، ۱۲۰/۱، حدیث: ۲۱۵

3... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الذکر، ۲۴۳/۴، حدیث: ۳۷۹۲

4... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنين والخميس، ۱۸۷/۲، حدیث: ۷۴۷

5... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً، ۱۹۲/۲، حدیث: ۱۴۴۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ان مدنی انعامات پر عمل، اُصل میں قرآن و حدیث کے بعض احکامات پر عمل کرنا ہے اور ان پر عمل کی اتنی برکتیں ہیں، جن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا مثلاً ﴿اچھے اچھے ائمال کی اچھی اچھی نیتیں مدنی انعامات کے ذریعے﴾ فرائض اور واجبات یعنی نمازوں کی ادائیگی اور جماعت کی پابندی مدنی انعامات کے ذریعے ﴿قرآن کریم کی تلاوت مدنی انعامات کے ذریعے﴾ روزوں کی کثرت مدنی انعامات کے ذریعے ﴿آؤر اَد و وظائف پر استقامت﴾ (اِس۔ت۔قا۔مَت) مدنی انعامات کے ذریعے ﴿امیرِ اہلسنت و علمائے اہلسنت کی کُتب کے مطالعہ پر مداومت﴾ (م۔د۔و۔مَت) یعنی ہمیشگی مدنی انعامات کے ذریعے ﴿قرآن سیکھنے سکھانے کی سعادت مدنی انعامات کے ذریعے﴾ سُنّتوں کی برکات مدنی انعامات کے ذریعے ﴿روزانہ کنزُالایمان﴾ (مع تفسیر خزائن العرفان / نور العرفان / صراط الجنان) کی تین (3) آیات کی تلاوت مدنی انعامات کے ذریعے ﴿انفرادی کوشش کی تربیت مدنی انعامات کے ذریعے﴾ پردے میں پردہ، اُٹھتے بیٹھتے اور کھڑے رہتے ہوئے حتیٰ الامکان سمتِ قبلہ کی سعادت مدنی انعامات کے ذریعے ﴿فلموں ڈراموں، گانے باجوں، تہمتوں، گالیوں، جھوٹی باتوں، چُغلیوں، وعدہ خلافیوں، طرز و دل آزاریوں، قہقہوں، حسد، تکبر، نفاق، ریاکاری اور خیانت جیسے معاشرتی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی افعال و حرکات سے نفرت مدنی انعامات کے ذریعے﴾ ذاتی دوستی کے بجائے سب سے یکساں (ایک جیسے) تعلقات مدنی انعامات کے ذریعے ﴿ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت مدنی انعامات کے ذریعے﴾ مطالعہ بہارِ شریعت و کُتبِ اعلیٰ حضرت مدنی انعامات کے ذریعے ﴿مرکزی مجلس شوریٰ و کابینہ و مشاورتوں اور مجالس کی اطاعت مدنی انعامات کے ذریعے﴾ حتیٰ کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت بھی مدنی انعامات کے ذریعے نصیب ہوتی ہے، غرض یہ کہ مدنی انعامات آخرت کے مصائب سے نجات اور ڈھیروں بھلائیوں کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ لہذا پگپی اور سچی نیت فرما لیجئے کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج سے

ہی روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کو اپنا معمول بنائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یا الہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

کتاب ”فکرِ مدینہ“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فکرِ مدینہ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے نیز نیکیوں کا جذبہ پانے اور گناہوں سے بچتے ہوئے اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مشتمل کتاب ”فکرِ مدینہ“ کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ اس کتاب میں فکرِ مدینہ (اعمال کا محاسبہ کرنے) کی ضرورت و اہمیت، اس کے فوائد، قرآن و حدیث کی روشنی میں خود احتسابی کرنے کا ثبوت اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ النَّبِیُّن کی فکرِ مدینہ کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجا ہے کہ اس کتاب کو آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۂ طلب فرما کر اس کا مطالعہ کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کے حوالے سے بیان سنا کہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ آخرت کی نجات اسی میں ہے کہ انسان دُنیا ہی میں اپنا محاسبہ کرتا رہے اور اپنے نفس و اعمال کی کڑی نگرانی کرتا رہے، جو شخص حسابِ آخرت سے پہلے خود اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی ذات اور اپنے افعال میں پائی جانے والی بُرائیوں کو سدھار لیتا ہے، وہ گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی کثرت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اُن نیک اعمال کی برکت سے اُسے

مُشکلات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد حاصل ہوتی ہے اور کل بروزِ قیامت جتنی باغات ایسے خوش نصیب شخص کا ٹھکانا بنیں گے۔ قرآن و حدیث میں خودِ احتسابی کی ترغیب دلائی گئی ہے، بلکہ حدیثِ پاک میں تو تاکید کی گئی ہے کہ انسان کو اپنے اوقات میں سے کچھ وقت احتساب (فکرِ مدینہ) کے لئے مقرر کرنا چاہئے اور کسی بھی کام سے پہلے اُس کے انجام کے بارے میں غور کر لینا چاہئے کہ یہ کام اُخروی اعتبار سے اچھا ہے یا بُرا۔ اگر اچھا ہو تو کرے اور بُرا ہو تو اُس سے باز رہے۔ یاد رہے! کہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے آخرت کے بارے میں غور و فکر کرنا صرف نیکیوں کی کثرت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ خود بھی عظیم نیکی اور زبردست عبادت ہے جیسا کہ ہم نے حدیثِ پاک میں سنا کہ آخرت کے بارے میں لمحہ بھر غور و فکر کرنا ساٹھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کی شفقتوں کی بدولت ہمارے لئے مدنی انعامات کے ذریعے فکرِ مدینہ کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے، لہذا تمام اسلامی بھائی فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے (یعنی فکرِ مدینہ) کو اپنا معمول بنا لیجئے، نیز اس پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہئے۔ اس کی برکت سے مدنی انعامات پر عمل کرنا ہمارے لئے آسان سے آسان تر ہوتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے کا خوب خوب ذہن دیا جاتا ہے، نیز منظم طریقے سے مدنی کاموں کو بڑھانے کے لئے متعدد شعبہ جات بھی قائم کیے گئے ہیں، انہی شعبہ جات میں سے ایک ”مجلس حج و عمرہ“ بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حج ایک اہم عبادت ہے، ہر سال لاکھوں مسلمان ایک ہی لباس میں

رنگ و نسل کے امتیازات مٹا کر اور آپس کی نفرتیں اور رنجشیں بھلا کر سر زمین حرم پر اکٹھے ہوتے ہیں، جن کے اتفاق و اتحاد کا یہ انداز دیکھ کر پوری دنیا حیران ہوتی ہے۔ یہ لمحہ عشاق کے لئے کسی طور پر نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں ہوتا، کیونکہ جب انہیں رَبِّ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے پروانہ حاضری ملتا ہے تو ان کا شوقِ دِیْدَنِی (یعنی دیکھنے کے قابل) ہوتا ہے۔

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حج پر جانے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی اور انہیں بارگاہِ خداوندی اور بارگاہِ مَظْفَوِی کے آداب سکھانے کے لئے ایک شہرہ آفاق کتاب ”رَفِیقُ الْحَرَمَیْن“ تحریر فرمائی اور مکہ و مدینہ کی فضاؤں میں اپنی سانسوں کو معطر کرنے کے لئے جانے والوں کو آداب اور دیگر ضروری مسائل وغیرہ سے آگاہ کرنے کے لئے ”مجلس حج و عمرہ“ بنائی۔ چنانچہ ہر سال حج کے ”موسمِ بہار“ میں حاجی کیمپوں میں ”مجلس حج و عمرہ“ کے زیر اہتمام دعوتِ اسلامی کے مبلغین، حاجیوں کی تربیت کرتے ہیں۔ حج و زیارتِ مدینہ مُنَوَّرَہ رَاَدَاہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَفُّفًا میں رہنمائی کے لیے مدینہ کے مسافروں کو حج و عمرہ کی کتابیں مثلاً رَفِیقُ الْحَرَمَیْن اور رَفِیقُ الْمُعْتَبَرِیْن بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اخلاق کو سنوارنے اور اپنی گفتار و کردار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے اور ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بھی حصہ لیجئے، یاد رہے کہ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام ”مدنی انعامات“ کا

رسالہ جمع کروانا بھی ہے، ہم خود بھی مدنی انعامات پر عمل کے ساتھ ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ جمع کراتے ہوئے، دُوسروں کو بھی پابندی کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروانے کا ذہن دیتے رہیں، اس پر استقامت کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک اعمال میں اضافہ ہو گا۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم استقامت سے فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کثیر برکتیں حاصل ہوں گی۔ آئیے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف ”فیضانِ سنت“ جلد اوّل کے صفحہ 931 پر لکھتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی انعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی ترتیب کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اسی دوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کھل گیا۔ ہوائوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گم تھا کہ لبِ ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ”جو مدنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤں گا۔“

شکریہ کیوں کر آدا ہو آپ کا یا مَظْطَفے!

کہ پڑوسی خلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سُنتیں

اور آدابِ بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوحۂ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔⁽¹⁾

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے مسواک کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

پہلے دو (2) فرامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿دو رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر (70) رکعتوں سے افضل ہے۔﴾⁽²⁾ ﴿مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اس میں منہ کی صفائی اور ربِّ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔﴾⁽³⁾ حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مُسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، دینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنت کے موافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربِّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے، ﴿سیدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مسواک کا استعمال، صُلحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔﴾⁽⁴⁾ ﴿مسواک پیلو یازیون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مسواک کی موٹائی جھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو﴾ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ اداۓ سنت ہے، کسی جگہ

1... مشکاة الصایح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹، حدیث: ۱۷۵

2... التَّرْغِیْبُ وَالتَّوْهِیْبُ، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

3... مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد بن حَنْبَلٍ ج ۲ ص ۲۳۸ حدیث ۵۸۶۹

4... اِحْیَاءُ الْعُلُوْم ج ۳ ص ۲۷

احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیۃ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ بے حساب اُس کا خدایا! خلد میں ہو داخلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ تمام گناہِ مُعَاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّم

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔⁽¹⁾

﴿3﴾ رَحمت کے ستر دروازے

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽²⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عِدَّةَ مَا عِلِمَ اللّٰهُ صَلَٰةً اَدْنٰی اَدْنٰی بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت اَحْمَد صَادِق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بَعْض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔⁽³⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۲۵

2... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ۱۴۹

(۱) ہے۔

﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْبَقْعَدَ الْمُبَقَّرَبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 شافعِ اُمِّمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے
 میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَعَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خداے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم
 کا پروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ
 قَدَر حاصل کر لی۔ (4)

۱... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

۲... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

۳... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

۴... تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵